فیضانِ داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

فیضانِ داتا گنج بخش

دُرود شریف کی فضیلت

رحمت عالم، نور مجسم صَلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت بنیاد ہے: جو مجھ پر دُرود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔(سنن ابن ماجہ، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبی، ۱/۴۹۰، حدیث: ۹۰۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ایک عظیم مبلغ!

نبی کریم رؤف رَّحیم صَلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے وصالِ ظاہری کے بعد اہل بیت اطہار وصحابہ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے مصیبتیں اور مشقتیں برداشت کرکے شجرِ اسلام کی آبیاری کی، حضراتِ صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے بعد ان کی اتباع میں تابعین، تبع تابعین اور جملہ بزرگان دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِین بھی دینِ متین کی خدمت کے اہم فریضے کو حسن وخوبی کے ساتھ ادا کرتے رہے۔ بالخصوص پاک وہند میں تبلیغِ قرآن وسنت کے لئے جن اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام نے نمایاں کردار ادا کیا ان میں سلطان الاولیاء، مبلغِ اسلام، حضرت داتا گنج بخش سیّد ابوالحسن علی بن عثمان حسنی جلّابی ہجویری جنیدی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سرِ فہرست ہیں۔

آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ برصغیر پاک وہند کے اولین مبلغینِ اسلام میں سے وہ عظیم شخصیت ہیں جنہوں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کرم نوازیوں اور سرکار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی عنایتوں سے ہند میں اسلام کا پرچم لہرایا، اسے نورِ اسلام سے منور فرمایا، جہالت وگمراہی میں ڈوبے ہوئے لوگوں کو توحید و رسالت کے انوار سے روشناس کروایا،لوگوں کے دلوں میں خالق ومالک عَزَّوَجَلَّ کی محبت کے پھول کھلائے اور معرفتِ الٰہی کے خزانے لٹائے۔ آپ کے درس و تدریس،وعظ و تبلیغ، اجتماعی و انفرادی کوشش، تصنیف وتحریر اور روحانی قوت سے ہند میں نہایت ہی تیزی سے اسلام کی روشنی پھیلنا شروع ہوئی اور لوگ جوق در جوق دائرۂ اسلام میں داخل ہونے لگے۔

ولادت وسلسلۂ نسب

حضرت سیّدُنا داتا علی ہجویری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی کی ولادتِ باسعادت کم وبیش ۴۰۰ھ میں غزنی شہر (مشرقی افغانستان) کے محلہ جلّاب میں ہوئی۔کچھ عرصے بعد آپ کاخاندان محلہ ہجویر میں منتقل ہوگیا۔آپ کی کُنیت ابوالحسن،نام علی اورلقب داتا گنج بخش ہے، آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا شجرہ نسب اس طرح ہے:"حضرت سیّد علی بن عثمان بن سیّد علی بن عبدالرحمن بن شاہ شُجاع بن ابوالحسن علی بن حسین اصغر بن سیّد زید شہید بن حضرت امام حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بن علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم۔" (مقدمہ کشف المحجوب مترجم، ص۸ تا ۱۱، ضیاءالقرآن پبلی کیشنز لاہور)

حصولِ علم

جس دور میں حضرت سیّدُنا داتا علی ہجویری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی پیدا ہوئے اُس وقت کئی عالم، فاضل اور اہلِ دانش غزنی میں رہتے تھے، گویا غزنی کی فضا میں ہر طرف علم و فکر اور معرفت کا چرچا تھا، چار سال سے زائد عمر میں آپ نے حروف شناسی کے بعد قرآنِ مجید پڑھنا شروع کیا اور تھوڑے ہی عرصے میں قرآنی تعلیم مکمل کرلی، اس کے بعد رفتہ رفتہ وقت کے مشہور علماء سے عربی، فارسی، حدیث، فقہ، تفسیر، منطق، فلسفہ اور دیگر علوم وفنون حاصل کئے۔

آپ کے اساتذہ

جن اساتذہ سے آپ نے ظاہری و باطنی علوم حاصل کئے ان میں حضرت ابو العباس احمد بن محمد اشقانی، حضرت ابو القاسم علی بن عبد اللہ گرگانی، حضرت ابو العباس احمد بن محمد قصاب آملی، حضرت ابو عبد اللہ محمد بن علی داستانی بسطامی، حضرت ابو سعید فضل اللہ بن محمد مہینی، حضرت ابو احمد مظفر بن احمد اور حضرت ابو القاسم عبد الکریم بن ہوازن قشیری رَحِمَھُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے نام قابلِ ذکر ہیں۔

(کشف المحجوب مترجم، ص ۱۲، وغیرہ)

علمی قابلیت

آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جواں عمری ہی میں علوم ظاہری کی تکمیل کر چکے تھے، آپ کے علمی مقام کا اندازہ اس واقعے سے لگایا جاسکتا ہے کہ ایک مرتبہ سلطان

محمود غزنوی (متوفی ۴۲۱ھ) کی موجودگی میں حضرت داتا علی ہجویری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کا ایک ہندی فلسفی سے مناظرہ ہوا تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی علمی قابلیت سے اس کو ساکت و صامت اور لاجواب کر دیا، حالانکہ اس وقت آپ کی عمر زیادہ نہ تھی کیونکہ اس مناظرے کو سلطان محمود غزنوی کی زندگی کے آخری سال میں بھی فرض کیا جائے تو اس وقت آپ کی عمر مبارک تقریباً 20 سال بنتی ہے۔

(مقدمہ کشف المحجوب مترجم، ص ۱۲، وغیرہ)

آپ کی تصنیفات

یوں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو علومِ ظاہری اور باطنی سے بے حد نوازا تھا اور دینِ اسلام کے بہت سے اسرار و رموز عطا فرمائے تھے مگر اس کے علاوہ حصولِ علم کیلئے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جو سفر اختیار کئے اس سے بھی آپ کو بے حد مشاہدات حاصل ہوئے چنانچہ آپ نے مخلوقِ خدا کی خیر خواہی اور طالبانِ معرفت کی رہنمائی کے لیے چند گراں قدر (قیمتی) کتابیں تصنیف فرمائیں۔ سب سے پہلی کتاب جو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے 12 سال کی عمر میں لکھی اس کا نام "دیوانِ شعر" ہے۔ یہ دیوان صوفیانہ و عارفانہ اشعار پر مشتمل تھا مگر افسوس! کسی شخص نے ان سے امانۃً لیا اور خیانت کرتے ہوئے آپ کے نام کی جگہ اپنا نام لکھ کر وہ کتاب اپنی بنالی۔

اس کے علاوہ بھی آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کئی کتابیں لکھیں مثلاً منہاج الدین، بحر القلوب، کتاب فنا و بقا، کشف الاسرار، اور کشف المحجوب وغیرہ مگر افسوس! آپ کی کتابوں میں سے صرف کشف المحجوب ہی کو شہرت حاصل ہوئی

کیونکہ یہی ایک کتاب بآسانی دستیاب ہے۔ تصوف کے موضوع پر فارسی زبان میں لکھی گئی یہ کتاب ایک نادر خزانے کے حیثیت رکھتی ہے اور اپنی مثال آپ ہے یہی وجہ ہے کہ اب تک اُردو کے علاوہ کئی زبانوں میں اس کا ترجمہ کیا جاچکا ہے۔ اس کتاب کی ایک ایک بات اپنے اندر تصوف کے حقائق سموئے ہوئے ہے اور سالکینِ طریقت و طالبانِ راہِ ہدایت کے لئے بہترین رہنما ہے۔ حضرت سیدنا نظام الدین اولیاء رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس کتاب کی عظمت کے بارے میں فرماتے ہیں: ''اگر کسی کا پیر نہ ہو تو وہ اس کتاب کا مطالعہ کرے! اسے پیر مل جائے گا۔''

(مقدمہ کشف المحجوب مترجم، ص ۲۰، وغیرہ)

سلسلۂ طریقت

حضرت داتا گنج بخش رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سلسلہ جنیدیہ میں بیعت ہوئے، یہ وہی سلسلہ ہے جس میں حضور غوث الاعظم محی الدین سیّد ابو محمد عبد القادر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیعت ہوئے تھے۔ حضرت داتا گنج بخش رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مرشد گرامی حضرت سیدنا ابوالفضل محمد بن حسن خُتُّلی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی تھے جو حضرت شیخ ابو الحسن علی حُصری کے مرید، وہ حضرت سیدنا شیخ ابو بکر شبلی کے، وہ حضرت سیدنا جنید بغدادی کے، وہ حضرت سیدنا سری سقطی کے، وہ حضرت سیدنا معروف کرخی کے، وہ حضرت سیدنا داؤد طائی کے، وہ حضرت سیدنا حبیب عجمی کے، وہ حضرت سیدنا ابو سعید حسن بصری کے مرید تھے (رَحمَۃُ اللّٰہ تعالی علیھم اجمعین)۔

حضرت سیدنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی وہ جلیل القدر ہستی ہیں جو براہِ راست

امیر المؤمنین، مولا مشکل کُشا حضرت سیدنا علی المرتضی شیر خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے شرف بیعت اور خلافت کی دولت سے مالامال تھے۔

(مقدمہ کشف المحجوب مترجم، ص١٣، وغیرہ)

حنفی المذہب

حضرت داتا صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نہ صرف حنفی المذہب تھے بلکہ حضرتِ سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے خاص عقیدت بھی رکھتے تھے یہی وجہ ہے کہ انہوں نے اپنی مشہورِ زمانہ کتاب کشف المحجوب میں امام موصوف کا نام نامی اسمِ گرامی نہایت تعظیم کے ساتھ اس طرح تحریر فرمایا: ''امامِ اماماں و مقتدائی سنیاں، شرفِ فقہاء، عزِّ علماء ابو حنیفہ نعمان بن ثابت الخراز رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ''۔

(مقدمہ کشف المحجوب مترجم، ص١٦)

ایک خواب کا ذکر!

حضرت داتا گنج بخش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی امام اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے محبت وعقیدت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''میں ایک روز سفر کرتا ہوا ملک شام میں مؤذن رسول حضرت سیدنا بلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے روضے پر حاضر ہوا، وہاں میری آنکھ لگ گئی اور میں نے اپنے آپ کو مکہ معظمہ پایا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ سرکارِ دوعالم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم قبیلہ بنی شیبہ کے دروازے پر موجود ہیں اور ایک عمر رسیدہ شخص کو کسی چھوٹے بچے

کی طرح اُٹھائے ہوئے ہیں، میں فرطِ محبت سے بے قرار ہو کر آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی طرف لپکا اور آپ کے مبارک قدموں کو بوسہ دیا، دل ہی دل میں اس بات پر بڑا حیران بھی تھا کہ یہ ضعیف شخص کون ہے؟ اتنے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم قوتِ باطنی اور علمِ غیب کے ذریعے میری حیرت و استعجاب کی کیفیت جان گئے اور مجھے مخاطب کر کے فرمایا: "یہ ابو حنیفہ ہیں اور تمہارے امام ہیں۔ (مقدمہ کشف المحجوب مترجم، ص۱۷)

حضرت داتا گنج بخش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنا یہ خواب بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ اس سے مجھے معلوم ہو گیا کہ حضرت سیِّدُنا امام اعظم ابو حنیفہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا شمار ان لوگوں میں سے ہے جن کے اوصاف شریعت کے قائم رہنے والے احکام کی طرح قائم و دائم ہیں، یہی وجہ ہے کہ حُسنِ اَخلاق کے پیکر، مَحبوبِ رَبِّ اَکبر صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ان سے اس قدر محبت فرماتے ہیں اور آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو جو ان سے محبت ہے اس سے یہ نتیجہ بھی نکلتا ہے کہ جس طرح آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے خطا ممکن نہیں اسی طرح حضرت سیِّدُنا امام اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے بھی خطا کا صدور نہیں ہو سکتا یہ ایک لطیف نکتہ ہے جسے صرف وہی لوگ سمجھ سکتے ہیں جو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے تعلق رکھتے ہیں۔ (کشف المحجوب مترجم، ص۲۱۶)

حکم مرشد کی حکمت!

حضرتِ داتا گنج بخش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حصولِ معرفت کی خاطر بے حد

ریاضت وعبادت کی حُصولِ علم کی خاطر سفر کی صعوبتیں برداشت کیں، رضائے الٰہی کے لئے اُونی لباس پہنا، محبتِ الٰہی میں فقر وفاقہ اختیار کیا اور عشقِ حقیقی میں ثابت قدمی کی خاطر مصائب ومشکلات میں صبر وضبط سے کام لیا آخر کار اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل سے آپ کی معرفت کی تکمیل ہوئی۔جب آپ کے پیر ومرشد حضرت سیِّدُنا ابو الفضل محمد بن حسن خُتُلی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی کی نظرِ ولایت نے دیکھا کہ میرے مریدِ خاص کے علمِ ظاہری وباطنی سے مخلوق خدا کے فائدہ اٹھانے اور ان کی صحبت سے فیض پانے کا وقت آگیا ہے تو آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حکم دیا کہ تم (مرکز الاولیا) لاہور روانہ ہو جاؤ اور وہاں جا کر رُشد وہدایت کا فریضہ انجام دو، حضرت سیِّدُنا داتا علی ہجویری نے مرشد کا حکم سن کر عرض کی: حضور!وہاں تو پہلے ہی میرے پیر بھائی اور آپ کے مرید حضرت شاہ حسین زنجانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورَانِی موجود ہیں اور وہ تو قطب بھی ہیں تو پھر مجھے وہاں روانہ کرنے کی کیا حکمت ؟ پیر صاحب نے فرمایا: تم اس بات کو رہنے دو اور فوراً (مرکز الاولیا) لاہور روانگی کی تیاری کرو۔

(مقدمہ کشف المحجوب مترجم، ص۵۰،وغیرہ)

اس زمانہ میں غزنی سے لاہور تک کا راستہ کافی دشوار گزار تھا، لہٰذا آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مرشدِ کریم سے رخصت ہو کر پہلے اپنے وطن غزنی آئے اور وہاں سے حضرت احمد حمادی کرخی اور حضرت ابو سعید ہجویری رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کو ساتھ لے کر تین افراد کے قافلہ کی صورت میں مرکز الاولیا لاہور کی طرف چل دیئے

اور بڑی مشقتوں سے پہاڑی راستے طے کرتے ہوئے پہلے پشاور اور پھر غالباً ۴۳۱ھ بمطابق 1041ء کو مرکز الاولیا لاہور میں آپ کی آمد ہوئی۔

(تذکرہ اولیائے لاہور، ص۵۷، ادارہ پیغام القرآن)

جس دن آپ نے مرکز الاولیا لاہور شہر میں قدم رکھا اسی دن آپ نے ایک جنازہ دیکھا، لوگوں سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ یہ جنازہ (مرکز الاولیا) لاہور کے قطب حضرت شاہ حسین زنجانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبَّانِی کا ہے۔ اس وقت آپ کو اپنے اس سوال کا جواب مل گیا کہ جب (مرکز الاولیا) لاہور میں پہلے ہی ایک قطب موجود ہیں تو میرے جانے کی کیا ضرورت اور مرشد کے حکم کی حکمت بھی معلوم ہوگئی۔

(مقدمہ کشف المحجوب مترجم، ص۵۰، وغیرہ)

اس واقعے سے ہمیں یہ درس ملتا ہے کہ اگر مرشدِ کامل کسی بات کا حکم دیں اور ہمیں بظاہر اس کا کوئی فائدہ نظر نہ آئے یا حکمت معلوم نہ ہو تب بھی آنکھ بند کرکے اِس یقین کے ساتھ تعمیلِ حکم کرنا چاہیئے کہ مرشدِ کامل نے حکم دیا ہے تو کوئی نہ کوئی حکمت و مصلحت ضرور ہوگی۔

حضرت سَیِّدُنا داتا علی ہجویری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی نہ صرف علم و فضل کے اعلیٰ مرتبے پر فائز تھے بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بہت مقرب ولی اور صاحبِ کثیرُ الکرامات بھی تھے۔ آیئے تمام اولیاءِ کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام اور بالخصوص داتا گنج بخش رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی محبت اپنے دل میں مزید پختہ کرنے کے لئے ان کی دو کرامات ملاحظہ کیجئے۔

جادو گر کا قبولِ اسلام!

رائے راجو ایک بہت بڑا ہندو جادو گر تھا لوگ اسے اپنے جانوروں کا دودھ دیا کرتے تھے اور اگر کوئی اسے دودھ کا نذرانہ نہ دیتا تو وہ اس کے جانوروں پر ایسا جادو کرتا کہ جانوروں کے تھنوں سے دودھ کے بجائے خون نکلنے لگتا۔ ایک دن ایک بوڑھی عورت رائے راجو کے پاس دودھ لے جارہی تھی کہ حضرت سَیِّدُنا داتا علی ہجویری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے اسے بلا کر فرمایا کہ یہ دودھ مجھے دے دو اور جو اس کی قیمت بنتی ہے وہ لے لو۔ اس بوڑھی عورت نے کہا کہ ہمیں بہر صورت یہ دودھ رائے راجو کو دینا ہی پڑتا ہے ورنہ ہمارے جانوروں کے تھنوں سے دودھ کے بجائے خون آنے لگتا ہے اس پر حضرت داتا صاحب رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مسکرا کر فرمایا اگر تم یہ دودھ مجھے دے دو تو تمہارے جانوروں کا دودھ پہلے سے کہیں زیادہ بڑھ جائے گا۔ یہ سنتے ہی اس عورت نے آپ کو دودھ پیش کر دیا۔ جب وہ اپنے گھر گئی تو یہ دیکھ کر اس کی حیرت کی انتہا نہ رہی کہ اس کے جانوروں میں اس قدر دودھ تھا کہ تمام برتن بھر جانے کے بعد بھی تھنوں سے دودھ ختم نہیں ہو رہا تھا۔ جب آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی یہ زندہ کرامت لوگوں میں عام ہوئی تو گرد ونواح سے لوگ دودھ کا نذرانہ لے کر آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہونے لگے۔ ایک طرف تو لوگوں کی عقیدت کا یہ حال تھا اور دوسری طرف رائے راجو یہ ماجرا دیکھ کر آگ بگولا ہو رہا تھا۔ آخر کار آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور انہیں

مقابلے کیلئے للکارتے ہوئے کہنے لگا کہ اگر آپ کے پاس کوئی کمال ہے تو دکھائیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا میں کوئی جادوگر نہیں، میں تو اللہ تعالیٰ کا ایک عاجز بندہ ہوں، ہاں! اگر تمہارے پاس کوئی کمال ہے تو تم دکھاؤ۔ یہ سنتے ہی وہ اپنے جادو کے زور پر ہوا میں اڑنے لگا۔

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ یہ دیکھ کر مسکرائے اور اپنے جوتے ہوا میں اچھال دیئے، جوتے رائے راجو کے ساتھ ساتھ ہوا میں اڑنے لگے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی یہ کرامت دیکھ کر رائے راجو بہت متأثر ہوا اور نہ صرف توبہ کر کے دائرۂ اسلام میں داخل ہوگیا بلکہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ہاتھ پر بیعت بھی کی اور آپ کی صحبتِ بابرکت سے فیضیاب ہوا۔ حضرت داتا گنج بخش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس کا نام احمد رکھا اور شیخ ہندی کا خطاب عطا فرمایا۔ شیخ ہندی کی اولاد اُس وقت سے آج تک خانقاہ کی خدمت کے فرائض انجام دیتی آرہی ہے۔ (تذکرہ اولیائے لاہور، ص۵۹)

سمتِ مسجد سے متعلق کرامت!

حضرت داتا صاحب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے لاہور تشریف لاتے ہی اپنی قیام گاہ کے ساتھ ایک چھوٹی سی مسجد تعمیر کرائی، اس مسجد کی محراب دیگر مساجد کی بہ نسبت جنوب کی طرف کچھ زیادہ مائل تھی، لہٰذا مرکز الاولیا لاہور میں رہنے والے اس وقت کے علماء کو اس مسجد کی سمت کے معاملے میں تشویش لاحق ہوئی۔ چنانچہ ایک روز داتا صاحب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے تمام علماء کو اس مسجد میں جمع کیا اور خود

امامت کے فرائض انجام دیئے، نماز کی ادائیگی کے بعد حاضرین سے فرمایا: ''دیکھئے کہ کعبہ شریف کس سمت میں ہے؟'' یہ کہنا تھا کہ مسجد و کعبہ شریف کے درمیان جتنے حجابات تھے سب کے سب اُٹھ گئے اور دیکھنے والوں نے دیکھا کہ کعبہ شریف محرابِ مسجد کے عین سامنے نظر آرہا ہے۔ (مقدمہ کشف المحجوب مترجم، ص۵۲، وغیرہ)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

داتا علی ہجویری کے ارشادات

حضرت سَیِّدُنا داتا علی ہجویری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی چونکہ تصوُّف کے اعلیٰ مرتبے پر فائز عشقِ حقیقی سے سرشار فنافی اللہ بُزرگ تھے لہٰذا آپ کی گفتگو کے ہر پہلو میں رضائے الٰہی، مسلمانوں کی خیر خواہی اور عقائد و اعمال کی اصلاح سے متعلق مدنی پھول نظر آتے ہیں۔ آیئے ان میں سے 19 اقوال ملاحظہ کیجئے۔

1. کرامت ولی کی صداقت کی علامت ہوتی ہے اور اس کا ظہور جھوٹے انسان سے نہیں ہو سکتا۔
2. ایمان و معرفت کی انتہا عشق و محبت ہے اور محبت کی علامت بندگی (عبادت) ہے۔
3. کھانے کے آداب میں سے ہے کہ تنہا نہ کھائے اور جو لوگ مل کر کھائیں وہ ایک دوسرے پر ایثار کریں۔
4. مسلسل عبادت سے مقامِ کشف و مشاہدہ ملتا ہے۔

5. غافل امراء، کاہل (سُست) فقیر اور جاہل درویشوں کی صحبت سے پرہیز کرنا عبادت ہے۔
6. سارے ملک کا بگاڑ ان تین گروہوں کے بگڑنے پر ہے۔ حکمران جب بے علم ہوں، علماء جب بے عمل ہوں اور فقیر جب بے توکل ہوں۔
7. رضا کی دو قسمیں ہیں: (1) خدا کا بندے سے راضی ہونا۔ (2) بندے کا خدا سے راضی ہونا۔ (اقوال زرین کا انسائیکلوپیڈیا ص ۷۶)
8. دنیا سرائے فساق وفجار (گنہگاروں کا مقام) ہے اور صوفی کا سرمایہ زندگی محبتِ الٰہی ہے۔ (کشف المحجوب مترجم، ص ۱۰۴)
9. بھوک کو بڑا اشرف حاصل ہے اور تمام امتوں اور مذہبوں میں پسندیدہ ہے اس لیے کہ بھوکے کا دل ذکی (ذہین) ہوتا ہے، طبیعت مُہذَّب ہوتی ہے اور تندرستی میں اضافہ ہوتا ہے اور اگر کوئی شخص کھانے کے ساتھ ساتھ پانی پینے میں بھی کمی کردے تو وہ ریاضت میں اپنے آپ کو بہت زیادہ آراستہ کرلیتا ہے۔

(کشف المحجوب مترجم، ص ۵۱۹)

وفات و مدفن!

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا وصالِ پُر ملال اکثر تذکرہ نگاروں کے نزدیک ۲۰ صفر المظفر ۴۶۵ھ کو ہوا۔ آپ کا مزار منبعِ انوار و تجلیات مرکز الاولیا لاہور (پاکستان) میں ہے اسی مناسبت سے لاہور کو مرکز الالیا اور داتا نگر بھی کہا جاتا ہے۔ آپ کے وصال

کو تقریباً 900 سال کا طویل عرصہ بیت گیا مگر صدیوں پہلے کی طرح آج بھی آپ کا فیضان جاری ہے اور آپ کا مزارِ فائض الانوار مرجعِ خاص و عام ہے جہاں سخی و گدا، فقیر و بادشاہ، اصفیا و اولیا اور حالات کے ستائے ہوئے ہزاروں پریشان حال اپنے دکھوں کا مداوا کرنے صبح و شام حاضر ہوتے ہیں۔ داتا صاحب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے فیضان کا اندازہ اس بات سے بآسانی لگایا جاسکتا ہے کہ معین الاسلام حضرت سَیِّدُنا خواجہ غریب نواز معین الدین سید حسن چشتی سنجری اجمیری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بھی ایک عرصے تک آپ کے دربار پر مقیم رہے اور منبعِ فیض سے گوہرِ مراد حاصل کرتے رہے اور جب دربار سے رخصت ہونے لگے تو اپنے جذبات کا اظہار کچھ یوں فرمایا۔

گنج بخش فیضِ عالم مظہرِ نورِ خدا ناقصاں را پیرِ کامل کاملاں را راہنما

(مقدمہ کشف المحجوب مترجم، ص۵۹، وغیرہ)

شرکائے قافلہ پر داتا صاحب کی کرم نوازی!

باب المدینہ (کراچی) کے علاقے سعید منزل جوبلی کے قریب واقع جامع مسجد بسم اللہ سے بارہ دن کا ایک مدنی قافلہ یکم محرم الحرام ۱۴۳۵ھ بمطابق 7 نومبر 2013ء بروز بدھ نیکی کی دعوت عام کرنے کیلئے مرکز الاولیاء (لاہور) داتا صاحب کے مزارِ پر انوار کے قریب مدنی تربیت گاہ پہنچا۔ اس مدنی قافلے میں دعوتِ اسلامی کی مجلس المدینۃ العلمیہ میں دینی خدمات انجام دینے والے ایک شعبہ ذمہ دار مدنی اسلامی بھائی بھی شریک تھے۔ (دعوت اسلامی کے مدنی ماحول میں مدنی اسے کہا

جاتا ہے جس نے دعوت اسلامی کے جامعۃ المدینہ سے درسِ نظامی یا تخصّص فی الفقہ کیا ہو) انہی کا بیان ہے: مدنی قافلے کے جدول میں ہے کہ مدنی قافلہ جہاں بھی جائے اگر وہاں کسی بزرگ کا مزار شریف ہو تو اس مزار پر حاضری اور صاحبِ مزار کو ایصالِ ثواب کی ترکیب ضرور بنائی جائے۔ چونکہ رات کافی ہو چکی تھی اس لئے مزار شریف پر حاضری کیلئے صبح بعد نماز فجر کا وقت طے کیا گیا۔ نماز فجر کی ادائیگی کے بعد جب ہم سب اسلامی بھائی مزار شریف پر حاضری اور فاتحہ خوانی کے لیے جوتے اتار کر مزار شریف کی طرف جانے لگے تو ایک آدمی نے آگے بڑھ کر لنگر کی دعوت پیش کی۔ لنگر خانے میں لمبی قطار بن گئی لیکن اسی شخص نے مدنی قافلے کے عاشقانِ رسول کو ایک جگہ بٹھایا اور ایک تھال میں گرما گرم حلوہ اور روٹیاں ہمارے سامنے لاکر رکھ دیں۔ داتا صاحب کی طرف سے اس خیر خواہی پر ہم سبھی اسلامی بھائی خوشی سے پھولے نہ سما رہے تھے کہ اسی دوران ایک اسلامی بھائی نے کہا: ”داتا صاحب نے میٹھا تو کھلا دیا اب کچھ نمکین بھی ہو جائے تو مدینہ مدینہ!“ ابھی اس بات کو زیادہ دیر نہ گزری تھی کہ ایک سفید ریش بزرگ ہمارے پاس آئے اور پوچھنے لگے: ”آپ لوگ کہاں سے آئے ہیں؟“ امیر قافلہ نے کہا: ”ہم باب المدینہ (کراچی) سے مدنی قافلے میں آئے ہیں۔“ بزرگ نے فرمایا: ”کتنے اسلامی بھائی ہیں؟“ امیر قافلہ نے جواب میں کہا 9 اسلامی بھائی“، پھر وہ فرمانے لگے آپ لوگ میرے ساتھ آجائیں میں آپ کو ناشتہ کراتا ہوں۔ امیر قافلہ کی اجازت سے تمام اسلامی بھائی ان کے ساتھ

چل دیئے۔وہ بزرگ ہمیں ایک گھر پر لے گئے۔کچھ ہی دیر بعد دو سفید ریش بزرگ گرما گرم نان، مرغ چنے، انڈے اور چائے لے کر آموجود ہوئے۔ دستر خوان لگایا گیا اور اسلامی بھائیوں نے خوب سیر ہو کر ناشتہ کیا۔داتا صاحب کی اس ضیافت سے تمام اسلامی بھائی مَاشَاءَاللّٰہ، سُبْحٰنَ اللّٰہ کی صدائیں بلند کرنے لگے اور پھر ناشتے کے بعد مزار شریف پر حاضری دی۔

مدینے کا ٹکٹ!

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطارؔ قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ غالباً 1993ء کے موسمِ حج میں کسی وجہ سے سفر مدینہ نہ کرسکے تھے جس کا آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو بہت صدمہ تھا، اپنی حسرتوں کا اِظہار آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ان اشعار میں بھی کیا ہے:

کاش! پھر مجھے حج کا اِذن مل گیا ہوتا اور روتے روتے میں، کاش! چل پڑا ہوتا

مجھ کو پھر مدینے میں اس برس بھی بُلواتے آپ کا بڑا احساں مجھ پہ یہ شہا ہوتا

(وسائلِ بخشش، ص۱۷۲)

پھر جب شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ 12 ماہ کے سفر کے دوران مرکز الاولیا(لاہور) میں تھے تو یہ اِستغاثہ لکھا:

ہو مدینے کا ٹِکَٹ مجھ کو عطا داتا پیا آپ کو خواجہ پیا کا واسِطہ داتا پیا

دولتِ دنیا کا سائل بن کے میں آیا نہیں مجھ کو دیوانہ مدینے کا بنا داتا پیا

(وسائلِ بخشش، ص۵۰۶)

اور حضرت سیدنا علی ہجویری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے مزار مبارک پر حاضر ہو کر پیش کر دیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ کچھ ہی دن بعد ایک اسلامی بھائی نے بغیر کسی مطالبے کے شیخِ طریقت، امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مدینۂ منوّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْماً میں حاضری کا انتظام کر دیا۔ (مزارات اولیا کی حکایات، ص ۳۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس مزاراتِ اولیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے فیضانِ اولیا حاصل کرنے کے لئے آپ بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے۔ دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں نیکی کی دعوت عام کرنے، سنتوں کی خوشبو پھیلانے، عِلْمِ دین کی شمعیں جلانے اور لوگوں کے دلوں میں اولیاء اللہ کی محبت و عقیدت بڑھانے میں مصروف ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ (تادمِ تحریر) دنیا کے کم و بیش 200 ممالک میں اس کا مَدَنی پیغام پہنچ چکا ہے۔ ساری دنیا میں مَدَنی کام کو منظم کرنے کے لئے تقریباً 92 سے زیادہ مجالس قائم ہیں، انہی میں سے ایک "مجلسِ مزاراتِ اولیا" بھی ہے جو دیگر مدنی کاموں کے ساتھ ساتھ درج ذیل خدمات انجام دے رہی ہے۔

1. یہ مجلس اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کے راستے پر چلتے ہوئے مزاراتِ مبارکہ پر حاضر ہونے والے اسلامی بھائیوں میں مَدَنی کاموں کی دُھومیں مچانے کیلئے کوشاں ہے۔

2. یہ مجلس حتَّی المقدُور صاحبِ مزار کے عُرس کے موقع پر اِجتماعِ ذکر و نعت کرتی ہے۔
3. مزارات سے مُلْحِقہ مساجِد میں عاشِقانِ رسول کے مَدَنی قافلے سفر کرواتی اور بالخصوص عُرس کے دنوں میں مزار شریف کے اِحاطے میں سنّتوں بھرے مَدَنی حلقے لگاتی ہے جن میں وُضو، غسل، تیمم، نماز اور ایصالِ ثواب کا طریقہ، مزارات پر حاضری کے آداب اور سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سنّتیں سکھائی جاتی ہیں۔
4. عاشِقانِ رسول کو حسبِ موقع اچھی اچھی نیتوں مثلاً باجماعت نماز کی ادائیگی، دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماعات میں شرکت، درسِ فیضانِ سنت دینے یا سننے، صاحبِ مزار کے اِیصالِ ثواب کیلئے ہاتھوں ہاتھ مدنی قافلوں میں سفر اور فکرِ مدینہ کے ذَرِیعے روزانہ مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کرکے ہر مَدَنی یعنی قمری ماہ کی ابتِدائی دس تاریخوں کے اندر اندر اپنے ذِمہ دار کو جمع کرواتے رہنے کی ترغیب دی جاتی ہے۔
5. "مجلس مزاراتِ اولیاء" ایامِ عُرس میں صاحبِ مزار کی خدمت میں ڈھیروں ڈھیر ایصالِ ثواب کا تحفہ بھی پیش کرتی ہے اور صاحبِ مزار بُزرگ کے سَجادہ نشین، خُلَفَا اور مَزارات کے مُتوَلّی صاحبان سے وقتاً فوقتاً ملاقات کرکے اِنہیں دعوتِ اسلامی کی خدمات، جامعاتُ المدینہ و مدارِسُ المدینہ اور بیرونِ ملک میں ہونے والے مَدَنی کام وغیرہ سے آگاہ رکھتی ہے۔

6. مزارات پر حاضری دینے والے اسلامی بھائیوں کو شیخِ طریقت امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی عطا کردہ نیکی کی دعوت بھی پیش کی جاتی ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں تاحیات اولیا کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کا ادب کرتے ہوئے ان کے در سے فیض پانے کی توفیق عطا فرمائے اور ان مبارک ہستیوں کے صدقے دعوتِ اسلامی کو مزید ترقیاں عطا فرمائے۔

اٰمین بجاہِ النبی الامین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سُنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جُمعرات مغرب کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رِضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے۔ عاشقانِ رسول کے **مَدَنی قافلوں** میں بہ نیّت ثواب سُنّتوں کی تربیت کیلئے سفر اور روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذریعے **مَدَنی انعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور **ایمان کی حفاظت** کیلئے کُڑھنے کا ذہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"** اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی انعامات"** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی قافلوں"** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

ISBN 978-969-631-144-7
0109931
MC 1286

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +923 111 25 26 92 Ext: 1284
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net